

دانیال کی کتاب - نمبر چوراسی

لاودکیائی ایڈونٹسٹ تحریک کی چار نسلوں کی پردہ کشائی: بائبل موازیت اور نبوت کی جانچ پرکھ کے ذریعے ایک سفر

Jeff Pippenger

2024-02-17

سچائی دو یا تین گواہوں کی شہادت پر قائم ہوتی ہے، اور حزقی ایل باب آٹھ کے چار مکروہات کو لودیکیہ ایڈونٹسٹ کی چار نسلوں پر منطبق کرنے کے حق میں متعدد گواہیاں موجود ہیں۔ سابقہ مضامین میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ مکاشفہ کے ابواب دو اور تین کی سات کلیسیائیں نہ صرف رسولوں کے زمانے سے دنیا کے اختتام تک جدید اسرائیل کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں بلکہ یہ بھی کہ وہی سات کلیسیائیں موسیٰ کے زمانے سے مسیح کے زمانے تک قدیم اسرائیل کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں۔

افسس کی کلیسیا ابتدائی مسیحی کلیسیا کی بھی نمائندگی کرتی تھی اور موسیٰ سے لے کر قاضیوں کے زمانے تک قدیم اسرائیل کی بھی۔ سمرنہ کی کلیسیا حواریوں کے زمانے سے لے کر رومی شہنشاہ قسطنطین تک کے ایذا رسانی کے دور کی نمائندگی کرتی تھی، اور ساتھ ہی قاضیوں کے اس زمانے کی بھی جب ہر شخص اپنی ہی نظر میں جو ٹھیک ہوتا تھا وہی کرتا تھا۔ پرگامس کی کلیسیا قسطنطین سے لے کر 538 عیسوی میں پاپائیت کے قیام تک کے سمجھوتے کے دور کی نمائندگی کرتی تھی، اور اس دور کی بھی جب قدیم اسرائیل نے خدا کو رد کیا اور ایک بادشاہ چن لیا اور اپنے گرد و نواح کی بت پرست سلطنتوں کے ساتھ برابر سمجھوتے کرتا رہا۔ چوتھی کلیسیا تھیاتیرہ، جسے ایزبل سے تعبیر کیا گیا، 538 سے 1798 تک پاپائی حکمرانی کے دور کی نمائندگی کرتی ہے، اور بابل میں قدیم اسرائیل کی ستر سالہ اسیری کی بھی۔

وہ چار کلیسیائیں ایڈونٹسٹ تحریک کی چار نسلوں کی بھی نمائندگی کرتی ہیں، اور چار نسلوں پر حزقی ایل کی چار مکروہات کے اطلاق کی گواہی فراہم کرتی ہیں۔ 1863 کی بغاوت کی نمائندگی قدیم اسرائیل کی پہلی نسل کرتی ہے، جیسا کہ ہارون کے سنہری بچھڑے کی بغاوت سے واضح ہوتا ہے۔ پہلی نسل میں افسس کی کلیسیا کو دی گئی نصیحت بھی شامل ہے، جو ظاہر کرتی ہے کہ خدا کے لوگوں نے اپنی پہلی محبت چھوڑ دی تھی اور انہیں توبہ کر کے اپنی پہلی محبت کی طرف لوٹنا چاہیے تھا۔ 1863 میں، وہ پہلی محبت—جس کی نمائندگی ولیم ملر کے جوابرات (بنیادی سچائیاں، خصوصاً "سات زمانے") کرتے تھے—پس پشت ڈال دی گئی، اور خدا کے لوگوں کو واپس لوٹنے کی نصیحت کی گئی۔

لیکن مجھے تیرے خلاف یہ ہے کہ تو نے اپنی پہلی محبت چھوڑ دی ہے۔ پس یاد کر کہ تو کہاں سے گر گیا ہے، اور توبہ کر، اور پہلے کے کام کر؛ ورنہ میں جلد تیرے پاس آؤں گا اور اگر تو توبہ نہ کرے تو تیرے چراغدان کو اس کی جگہ سے ہٹا دوں گا۔ مکاشفہ 2:4، 5۔

میلراٹس مرتد پروٹسٹنٹ ازم سے نبرد آزما رہے تھے، جسے یرمیاہ نے "استہزا کرنے والوں کی جماعت" کہا تھا، اور وہ رؤیا کے پورا ہونے کا صبر سے انتظار کرتے رہے، کیونکہ جب وہ آ جاتی تو جھوٹ نہ بولتی۔ "استہزا کرنے والوں کی جماعت" کی نمائندگی اُس بوڑھے نبی نے کی جس نے یہوداہ کے نبی سے جھوٹ بولا تھا، جس نے یربعام کی جعلی عبادت پر سرزنش کی تھی۔

میں تیرے اعمال، تیری محنت اور تیرے صبر کو جانتا ہوں، اور یہ کہ تو بدکاروں کو برداشت نہیں کر سکتا؛ اور تو نے اُن کی آزمائش کی ہے جو کہتے ہیں کہ وہ رسول ہیں، حالانکہ وہ نہیں ہیں، اور

تو نے اُنہیں جھوٹا پایا؛ اور تو نے برداشت کیا ہے، اور صبر بھی کیا ہے، اور میرے نام کی خاطر محنت کی ہے، اور ہمت نہیں ہاری۔ مکاشفہ 2:2، 3۔

سمیرنہ کی دوسری کلیسیا ابتدائی مسیحی کلیسیا میں ایذا رسانی کے اس دور کی نمائندگی کرتی تھی جس میں حقیقی شہداء بھی تھے اور کچھ ایسے لوگ بھی جنہوں نے کم مقدس محرکات کے باعث ایذا رسانی خود اپنے اوپر لے لی۔ اس نے قضاات کے زمانے کی بھی نمائندگی کی، جب قدیم اسرائیل میں ہر شخص وہی کرتا تھا جو اس کی اپنی نظر میں درست تھا۔ 1888 میں شروع ہونے والی بغاوت کی وہ نسل نبوت کی روح، وقت کے منتخب پیغام رساں، اور روح القدس کے خلاف ایذا رسانی کے ایک دور کی نشاندہی کرتی تھی۔ اس نے ایک ایسے زمانے کو متعارف کرایا جب لاؤڈیسیائی ایڈونٹزم کے بزرگ مرد اپنی ہی نظر میں جو درست تھا وہی کرنے لگے، جیسا کہ کیلاگ، پریسکاٹ اور ڈینیئلز جیسے لوگوں سے ظاہر ہے۔

اس زمانے میں وفاداروں کی قلیل تعداد کو ایک زندگی اور موت کی روحانی کشمکش میں ایک ایسے طبقے کے ساتھ پڑنا تھا جو اپنے آپ کو یہودی کہتے تھے لیکن تھے نہیں۔ قیادت کے مناصب رکھنے کے باوجود، وہ شیطان کی جماعت سے تھے؛ جیسا کہ بہن وائٹ کی گواہی ہے کہ بعض کی رہنمائی "ان فرشتوں کے ذریعے ہو رہی تھی جو آسمان سے نکالے گئے تھے۔" وہ دانا ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، مگر نادان تھے۔ اس زمانے میں داناؤں پر کسی قسم کی ملامت نہیں رکھی گئی تھی بلکہ انہیں موت تک وفادار رہنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ 1915 میں، بہن وائٹ کے آخری الفاظ یہ تھے: "میں جانتی ہوں کہ میں نے کس پر ایمان لایا ہے"، کیونکہ وہ موت تک وفادار رہی تھیں۔

میں تیرے اعمال، اور مصیبت، اور غربت کو جانتا ہوں (لیکن تو دولت مند ہے)، اور میں اُن کی بدگوئی بھی جانتا ہوں جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں مگر ہیں نہیں، بلکہ شیطان کی جماعت ہیں۔ ان چیزوں سے نہ ڈر جنہیں تجھے سہنا ہے: دیکھ، ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالے گا تاکہ تم آزمائے جاؤ؛ اور تم دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے: موت تک وفادار رہ، اور میں تجھے زندگی کا تاج دوں گا۔ مکاشفہ 9:2، 10۔

پرگامس کی کلیسیا نے حق اور باطل کے درمیان، بت پرستی اور مسیحیت کے درمیان، شہنشاہ قسطنطین کے زمانے میں ہونے والے سمجھوتے کی نمائندگی کی، اور اسی طرح قدیم اسرائیل کے اُس سمجھوتے کی بھی جو بادشاہوں کی تاریخ کے دوران پیش آیا۔ اس نے حق اور باطل کے امتزاج کی نمائندگی کی، جو بالآخر صرف باطل ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی نمائندگی 1919 کی بائبل کانفرنس سے ہوئی جہاں کتاب "Christ" Doctrine of Christ کی اشاعت اس لیے عمل میں لائی گئی کہ ایک ایسا ایڈونٹسٹ پیغام وضع کیا جائے جو مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی جھوٹی انجیل کی زیادہ قریب سے نمائندگی کرتا ہو۔ ایڈونٹزم کی تیسری نسل ہی میں حق کے بڑے بڑے سمجھوتے رونما ہوئے۔

یہ اسی نسل میں تھا، جو 1919 سے شروع ہوئی، کہ کلیسیا نے وہ سمجھوتہ شروع کیا جس کے نتیجے میں چرچ مینوئل وجود میں آیا۔ یہ اسی نسل میں تھا، جو 1919 سے شروع ہوئی، کہ کلیسیا نے وہ سمجھوتہ شروع کیا جس کے تحت صحت اور مذہب دونوں کے اسکولوں میں منظوری لازمی قرار دی گئی۔ اسی نسل میں جدید کیتھولک بنیاد پر مبنی بائبلوں کی طرف رجحان کی ابتدا ہوئی۔ اسی تاریخ میں قیادت کی یہ آمادگی ظاہر ہوئی کہ وہ کھلے عام مسیحیت مخالف حکومتوں کے ساتھ تعلقات قائم کرے۔

یہ روش خانہ جنگی کے دوران اپنی ابتدائی شکل میں ابھری تھی، جب لاودیقیائی قیادت نے ریاست ہائے متحدہ کی حکومت کے ساتھ ایک قانونی تعلق قائم کیا، تاکہ کلیسیا کے اُن نوجوانوں کے لیے بہتر نتیجہ نکل سکے جنہیں امریکی تاریخ کی سب سے مہلک جنگ میں جبراً بھرتی کیا جانا تھا۔ یہی عمل پہلی عالمی جنگ کے آغاز پر دہرایا گیا جب جنرل کانفرنس کے صدر، اے۔ جی۔ ڈینیئلز، نے جرمن حکومت

سے رابطہ کیا اور اس بات کی منظوری دی کہ جرمنی نوجوانوں کو لازمی فوجی خدمت کے لیے بھرتی کرے، انہیں ہتھیار اٹھانے پر مجبور کرے، اور ان سے سبت کی پروا نہ کرنے کا مطالبہ کرے۔ ڈینیئلز کے اس اقدام نے ایسی تقسیم کو جنم دیا جس سے سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ ریفارم تحریک کے مختلف دھڑے وجود میں آئے، جو آج تک موجود ہیں۔

وہ مصالحت ہٹلر کے نازی جرمنی کے ساتھ جاری رہی، پھر سوویت یونین تشکیل دینے والی اقوام کے ساتھ بھی، اور آج بھی چین جیسے حکومتی نظاموں میں برقرار ہے۔ فن مملکت داری کے اعتبار سے تیسری نسل کی اس مصالحت کی بہترین مثال اسرائیل کے قدیم بادشاہوں اور قسطنطین کی مصالحت تھی، جس کی علامت کلیسیاے پرگامس میں نظر آتی تھی۔ وہ دور کلیسائی سیاست کی امن و سلامتی کی جھوٹی انجیل کے ساتھ مصالحت کی نمائندگی بھی کرتا تھا، جس کی نمائندہ پریسکاٹ کی "Christ" Doctrine of Christ تھی۔

میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں اور جہاں تو رہتا ہے، یعنی جہاں شیطان کا تخت ہے؛ اور تو میرے نام کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے اور میرے ایمان کا انکار نہیں کیا، ان دنوں میں بھی نہیں جن میں انتیپاس، میرا وفادار گواہ، تمہارے ہاں قتل ہوا، جہاں شیطان رہتا ہے۔ لیکن مجھے تیرے خلاف چند باتیں ہیں، کیونکہ تیرے ہاں کچھ لوگ ہیں جو بلعام کی تعلیم پر قائم ہیں، جس نے بلاق کو یہ سکھایا کہ بنی اسرائیل کے آگے ٹھوکر کھانے کی چیز رکھے، یعنی بتوں کی قربانیاں کھانا اور زناکاری کرنا۔ مکاشفہ 2:13، 14۔

یہ زناکاری اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جنرل کانفرنس نے بدعنوان حکومتوں کے ساتھ ضروری عملی تعلقات برقرار رکھنے کے بہانے، نازی جرمنی اور سوویت یونین جیسی قوموں کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کر لیا، اور ان قوموں میں موجود وفادار اہل ایمان کو نظر انداز کیا جو ان مختلف نظاموں کے ہاتھوں ظلم و ستم کا شکار تھے جن کے ساتھ وہ جا ملے تھے۔ بتوں پر قربان کیا گیا کھانا مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولک ازم کے باطل طریقہ کار کی نمائندگی کرتا تھا، جو اس وقت لاوڈکیائی ایڈونٹسٹ جامعات میں مضبوطی سے قائم ہو چکا تھا، اور جنہوں نے دین اور صحت دونوں میں مرتد طریقہ ہائے کار کے رہنما اصولوں کے تحت چلنے پر اتفاق کیا تھا۔

یسوع نے تیسری نسل کے خاتمے کو بھی اسی طرح واضح کیا جیسے اُس نے ابتدا کو واضح کیا تھا، کیونکہ اُس نے چوتھی نسل کی آمد کو 1957 میں شائع ہونے والی کتاب Questions on Doctrine کی اشاعت کے ساتھ نشان زد کیا، جس نے نجات کے اس بنیادی امتیاز کو، جو حق اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولکیت کے غلط نظریات کے درمیان موجود ہے، پوری طرح رد کر دیا۔ یہ کتاب ظاہر ہے کہ کئی غلط تعلیمات رکھتی ہے، مگر بنیادی طور پر یہ سکھاتی ہے کہ مسیح میں فتح مند زندگی گزارنا ناممکن ہے، جب تک کہ کسی شخص کو دوسری آمد پر معجزانہ طور پر تبدیل نہ کر دیا جائے۔ اس کتاب نے اس نسل کی ابتدا کو نشان زد کیا جس میں پچیس بزرگ مردوں کو سورج کے آگے جھکنا تھا۔ وہ سیاسی اور مذہبی عناصر جو لاوڈکیائی ایڈونٹسٹ کلیسیا کو جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت اتوار کی عبادت قبول کرنے کی اجازت دینے کے لیے ضروری تھے، آچکے تھے۔

حزقی ایل کی چوتھی مکروہ چیز اُس وقت وقوع پذیر ہوتی ہے جب نویں باب میں چند وفادار اپنی پیشانیوں پر مہر حاصل کر رہے ہوتے ہیں، بالکل اس سے پہلے کہ ہلاکت کے فرشتے اپنا کام شروع کریں۔ یہ رویا اٹھویں باب کی پہلی آیت میں، چھٹے سال کے چھٹے مہینے کی پانچویں تاریخ کو شروع ہوتی ہے۔ یہ رویا اُن لوگوں پر عدالت کے فیصلے کے نفاذ سے ایک دن پہلے شروع ہوتی ہے جو سورج کے آگے سجدہ کرتے ہیں، جو پاپائی اختیار کی نشانی ہے، اور اس کے نام کا عدد "666" ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کا کام 11 ستمبر 2001 کو اُس حملے کے ساتھ شروع ہوا جو اسلام کی تیسری واٹے کے ذریعے زمین کے درندے پر کیا گیا تھا۔ اُس حملے نے قوموں کو غضبناک کر دیا، اور

آخری بارش کی آمد کی نشاندہی کی۔ مگر اس آخری بارش کو صرف وہی لوگ پہچانیں گے جنہیں ایڈونٹزم کی بنیادوں کی طرف واپس لایا جائے گا تاکہ وہ دیکھیں کہ اسلام کی تین وائے ایک بنیادی سچائی ہیں۔ اسی مرحلے پر، وہ لوگ جو ان پرانے راستوں کی طرف واپس لائے گئے جنہیں یرمیاہ "آرام" کہتے (جو کہ آخری بارش ہے)، یا تو پہرے دار بن جائیں گے جو تیسری وائے کا نرسنگا بجاتے ہیں، یا وہ ایسے ہوں گے جو نرسنگے کی آواز سننے سے انکار کرتے ہیں، اور یوں پرانے راستوں پر چلنے سے بھی انکار کرتے ہیں۔

وہ تب 1863 میں اپنے باپ کی بغاوت کے گناہ سے آزمائے گئے۔ ٹھیک اسی وقت مسیح کی راستبازی کا ایک پیغام آیا، جو "درحقیقت ایمان کے وسیلے راستباز ٹھہرایا جانا" ہے۔ یہ جونز اور ویگنر کا لاودیکائی پیغام تھا، اور یہ حزقی ایل کا اُن مردہ خشک ہڈیوں کے لیے پیغام تھا جو "چار ہواؤں" سے آئیں، اور "چار ہوائیں" تیسری مصیبت کے اسلام کی علامت ہیں ("غصیلا گھوڑا" جو چھوٹ کر نکلنے کی کوشش کر رہا ہے)۔ پھر وہ چند وفادار لوگ 1888 میں اپنے باپ کی بغاوت کے گناہ سے آزمائے گئے، جب نیو یارک شہر کی عظیم عمارتیں گرا دی گئیں تو مکاشفہ اٹھارہ کا زور آور فرشتہ نازل ہوا، اور مکاشفہ باب اٹھارہ، آیات ایک تا تین پوری ہوئیں۔

پھر اُن کی آزمائش آخری بارش کے پیغام کی شناخت کے ذریعے ہوئی۔ کیا آخری بارش بھی ماضی کے ادوار کی طرح خدا کی قدرت کا ظہور تھی، یا خدا کی قدرت کے مظاہر صرف ماضی ہی تک محدود تھے؟ پھر اُن وفادار چند کی آزمائش 1919 میں اُن کے آباء کی بغاوت کے ذریعے ہوئی۔ وہ وفادار چند ان تین آزمائشوں سے کیسے گزرتے ہیں، یہی طے کرتا ہے کہ آیا اُن کی پیشانیوں پر خدا کی مہر لگے گی یا وہ لاؤدیسائی ایڈونٹ ازم کے پچیس بزرگوں کے ساتھ سورج کے سامنے جھکتے ہوئے پائے جائیں گے۔

لاؤدیسائی ایڈونٹسٹ تحریک کی چار نسلوں کی تمام بغاوتیں اپنی نظیر 11 ستمبر 2001 کو پاتی ہیں۔ وہ تاریخ، جسے اشعیانے "مشرق کی ہوا کا دن" قرار دیا، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت کے آغاز کی نشاندہی کرتی ہے، اور مہر بندی کا وقت ایک مدت ہے۔ اس مدت کے اختتام کو اس کے آغاز سے واضح کیا گیا ہے، کیونکہ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز سے واضح کرتا ہے۔ مہر بندی کے عمل کے آخری مراحل میں وہ آزمائشیں جو مدت کے آغاز میں پیش کی گئی تھیں ایک بار پھر دہرائی جاتی ہیں۔

11 ستمبر 2001 کو وہ آزمائشیں آ پہنچیں جن میں لاودیکائی ایڈونٹزم کے باغی ناکام رہے تھے—جن کی نمائندگی حزقی ایل کی چار مکروہات اور مکاشفہ کے باب دو اور تین کی پہلی چار کلیسیاؤں سے ہوتی ہے—اور ان آزمائشوں کی آمد نے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے آپ کو سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کہتے ہیں، ایک ایسے امتحانی عمل کے آغاز کو نشان زد کیا جو یا تو درندہ کے نشان تک یا خدا کی مہر تک لے جاتا ہے۔

لاودیکائی ایڈونٹسٹ ازم کی قیادت اپنی ہی فریب کاریوں کی رسیوں میں پھنس چکی ہے، اور ان کے لیے خدا کی قدرت کے ظہور کی تکرار کو "پہچاننا" عملاً ناممکن ہے، جیسا کہ سابقہ اصلاحی تحریکوں میں ظاہر ہوا، جن میں وہ اصلاحی تحریک بھی شامل ہے جس نے ایڈونٹسٹ ازم کو وجود میں لایا۔ قدیم بزرگوں نے اُن تعلیمات کو، جن کی نمائندگی ملر کے جواہرات کرتے ہیں، جعلی سکوں اور جواہرات سے بکھیر کر چھپا دیا۔ کنگ جیمز بائبل کے صندوقچے کو کہنہ زبان کے زمانوں سے وابستہ سمجھ کر پس پشت ڈال دیا گیا ہے، اور اس کی جگہ جدید زبان کی بائبلیں رکھ دی گئی ہیں جو گناہ کے آدمی کی اصطلاحات میں بیان کی گئی ہیں۔

اگر قدیم لوگوں میں سے کوئی اس امکان پر غور کرنے کو تیار ہوتا کہ بارش اخیر کا پیغام امن و سلامتی کا پیغام نہیں ہے، تو ان کے لیے یہ پہچاننا تقریباً ناممکن ہوتا کہ ماضی کی مقدس تاریخوں میں خدا کی قدرت کے مظاہر ہی وہ چیزیں ہیں جو خاص طور پر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی

کی شناخت کراتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ مشکل ان کے لیے یہ پہچاننا ہے کہ جو مقدس تاریخیں ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی سب سے براہ راست شناخت کرتی ہیں، وہی وہ مقدس تاریخیں ہیں جو ملاکی باب تین کو پورا کرتی ہیں، کیونکہ ملاکی باب تین یہ ٹھہراتا ہے کہ ہمیشہ ایک پیغامبر ہوتا ہے جو رسول عہد کی اچانک آمد کے لیے راہ تیار کرتا ہے۔ اس پیغامبر کی نمائندگی نبی ایلپاہ نے کی، جس نے دلیری سے اعلان کیا کہ اس کے زمانے میں بارش نہیں ہوگی، الا یہ کہ وہ اس کی خدمت کے وسیلے سے آئے۔

حزقی ایل کے ستر بزرگوں کو یہ قبول کرنا مضحکہ خیز لگتا کہ خداوند کی ہیکل ہونے کا ان کا دعویٰ ہے بنیاد تھا، اور دراصل یہ اس قوم کے دعوے کی نمائندگی کرتا تھا جسے نظرانداز کیا جا رہا تھا، بالکل جیسے انگورستان اُن لوگوں کو دے دیا گیا جو انگورستان کے لائق پھل لاتے ہیں۔ تیسری مصیبت کا پیغام، راہ تیار کرنے والا قاصد، اور انگورستان کا گیت، سب اُن روایات اور رسم و رواج کے خلاف گواہی دیتے ہیں جن پر انہوں نے بھروسا کر رکھا تھا، اور پچھلی بارش کو پہچاننے میں تقریباً ناقابل عبور رکاوٹ ہیں۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے اختتام پر اُنہی آزمائشوں کا ظہور ہوتا ہے جو اُن لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے تیسرے "ہائے" میں اسلام کے کردار کو "پہچاننے" کا دعویٰ کیا ہے۔ "علم میں افزونی" جس نے ملرائٹس کی تحریک کا آغاز کیا، 1798 میں "سات زمانے" کے اختتام پر شروع ہوئی۔ "علم میں افزونی" جس نے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک کا آغاز کیا، 1989 میں ایک علامتی "سات زمانے" (ایک سو چھبیس برس) کے اختتام پر شروع ہوئی۔ اُن ایک سو چھبیس برسوں کے دوران، جب ارتداد بڑھتا گیا، لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ ازم اپنی چوتھی اور آخری نسل تک پہنچ چکا ہے۔

یہ تیسری اور چوتھی نسل ہی ہوتی ہے جب کوئی قوم یا لوگ اپنی آزمائشی مدت کا پیمانہ بھر دیتے ہیں، اور وہ وقت اب آ گیا ہے۔ کتاب دانی ایل میں جس "علم میں اضافہ" کا ذکر ہے اور جس کی نمائندگی دریا حدیقل کرتا ہے، وہ اسی علم کی طرف بھی اشارہ ہے جس میں اضافہ اُس وقت ہوتا ہے جب مہلت آزمائش ختم ہونے سے ذرا پہلے مکاشفہ یسوع مسیح کی مہر کھولی جاتی ہے۔

ہم اگلے مضمون میں دانیال کی کتاب کے آخری تین ابواب پر گفتگو کریں گے۔

وہ دن تیزی سے قریب آ رہے ہیں جب بڑی حیرانی اور انتشار ہوگا۔ شیطان، فرشتے کے لباس میں ملبوس، اگر ممکن ہو تو برگزیدہ ترین کو بھی دھوکا دے گا۔ کئی دیوتا اور کئی خداوند ہوں گے۔ ہر قسم کی تعلیم کی ہوا چل رہی ہوگی۔ جنہوں نے 'سائنس' کہلانے والی جھوٹی چیز کو سب سے اعلیٰ تعظیم دی ہے، وہ تب رہنما نہیں ہوں گے۔ جنہوں نے ذہانت، نبوغ یا صلاحیت پر بھروسا کیا ہے، وہ پھر صف عام کے سر فہرست نہ ہوں گے۔ وہ روشنی کے ساتھ قدم نہ ملا سکے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو وفات ثابت کیا ہے، اُن کے سپرد پھر گلہ نہیں کیا جائے گا۔ آخری نہایت سنجیدہ کام میں بڑے آدمیوں میں سے بہت کم شامل ہوں گے۔ وہ خودکفیل ہیں، خدا سے بے نیاز ہیں، اور وہ انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔ خداوند کے وفادار خادم موجود ہیں، جو ہلچل اور آزمائش کے وقت میں منظر عام پر ظاہر ہوں گے۔ کچھ قیمتی لوگ ابھی پوشیدہ ہیں جنہوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ انہیں وہ روشنی میسر نہیں رہی جو تم پر مرکوز شعلے کی طرح چمک رہی تھی۔ لیکن ممکن ہے کہ ایک کھردرے اور غیر پرکشش ظاہر کے نیچے ایک حقیقی مسیحی کردار کی پاکیزہ درخشانی آشکار ہو۔ دن میں ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں مگر ستارے نظر نہیں آتے۔ وہ وہیں ہیں، فلک میں جڑے ہوئے، مگر آنکھ انہیں پہچان نہیں سکتی۔ رات کو ہم اُن کی حقیقی چمک دیکھتے ہیں۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 80، 81۔